بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنۡ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیۡرًا یُفَقِّھۡہُ فِی الدِّیۡنِ

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے صحیح دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں

تقلید کے میدان میں تحقیق کا زلزلہ

میں اہلحدیث کیوں ہوا؟

از افادات

مولانا عبدالرحمٰن فاضل دیوبند (انڈیا) فیصل آبادی

شائع کردہ
مکتبہ ثنائیہ۔ النور اکیڈمی
چوک بلاک نمبر ۱۹۔ سرگودھا

www.ircpk.com

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے صحیح دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں

تقلید کے میدان میں
تحقیق کا زلزلہ

میں اہلحدیث کیوں ہوا؟

از افادات

مولانا عبدالرحمٰن فاضل دیوبند (انڈیا) فیصل آبادی

شائع کردہ
مکتبہ ثنائیہ۔ النور اکیڈمی
چوک بلاک نمبر ۱۹۔ سرگودھا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسلام علیٰ عباده الَّذِین اصطفی . آما بعد

میں اہلحدیث کیوں ہوا

بندہ حنفی دیوبندی مذہب کا پیرو اور دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہو کر عرصہ دراز تک اسی مسلک پر عمل پیرا رہا پھر غیر جانب دارانہ تحقیق کر کے ۱۹۶۶ء میں مسلک اہلحدیث اختیار کیا اور اس کا باقاعدہ اخبارات میں اعلان کیا۔ بہت سے لوگ پوچھتے ہیں تم نے ایسا کیوں کیا؟

اُس کے جواب میں یہ چند سطور تحریر کی ہیں اور اس میں اپنی زندگی کے مختلف ادوار بتائے ہیں جن سے گزر کر یہ عاجز تحقیق کے اس مقام پر پہنچا جس کا اعلان کرنا ضروری سمجھا نیز یہ بتایا ہے کہ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے اس میں اہلحدیث ہی صحیح مذہب ہے۔

مذہب اہلحدیث یہی ہے کہ کوئی بات اس وقت تک تسلیم نہ کی جائے جب تک وہ قرآن وحدیث کے مطابق نہ ہو اور اگر قرآن وحدیث کے خلاف کسی بڑے سے بڑے عالم کی بات بھی ہو تو وہ بھی قابل قبول نہیں۔ ہم خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ میں نہ کسی عالم کو سند اور دلیل

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مانتے ہیں اور نہ ہی کسی امام کی ذاتی رائے کو شرعی مانتے ہیں بلکہ صحابہ کرامؓ کے بھی وہی ارشادات قابل قبول ہیں جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوں، یہ ہے میرا مذہب۔

میری زندگی کا پہلا دور

میں ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوا جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین اور ماحول سے جس طرح یہ تین عقیدے حاصل کیے کہ نمبر (۱) ہمارا خالق خدا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور نمبر (۲)۔ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں اور نمبر (۳)۔ مرنے کے بعد دوبارہ خدا ہم کو زندہ کر کے ہمارے عملوں کا حساب کتاب لے گا اور بہشت یا دوزخ میں بھیج دے گا۔ اسی طرح یہ عقیدہ بھی حاصل کیا کہ ہم حنفی ہیں اور ہمارا مذہب حنفی ہے یعنی ہم امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں اس وقت ذہن میں نہ کسی تنقید کی قابلیت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی انسان موروثی عقائد پر تنقید پسند کرتا ہے۔ سو میں بھی اسی طرح ان عقائد کو موروثی طور پر اختیار کرنے کے لیے تیار رہا اور ان سے دلی وابستگی پیدا کر لی اور یہی وہ عقیدے ہیں جن کی بناء پر ایک آدمی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے۔ کلمہ طیبہ تو ہم لوگ صرف تبرکاً پڑھتے ہیں الفاظ کے مطلب کچھ نہیں سمجھتے میں نے بھی تبرکاً ہی یہ کلمہ پڑھنا اپنے ماحول سے سیکھ لیا اور معنیٰ و مطلب سے کوئی غرض نہ رکھی۔ اس کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بعد میں اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے لیے گھر سے رخصت ہو گیا اور مختلف اساتذہ سے بے شمار علوم و فنون پڑھتا رہا صرف، نحو، منطق، فلسفہ، فلکیات، ...سول فقہ وغیرہ اور جب ان علوم کا مقصد اساتذہ سے پوچھا جاتا تو وہ مقصد یہ بتاتے کہ ان علوم کے ذریعہ قرآن و حدیث کو انسان اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ گویا ان علوم کی تعلیم قرآن و حدیث سمجھنے کے لیے حاصل کی جاتی تھی اس پر مجھے بارہا اپنے اساتذہ سے یہ عرض کرنا پڑا کہ آپ ان علوم کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث بھی پڑھائیں تو جواب یہ ملتا کہ ان سب سے فارغ ہو کر تم آخری سال دورہ حدیث پڑھو گے تو اس وقت قرآن و حدیث کا علم حاصل ہو سکے گا۔

یہ پہلا موقع تھا کہ میرے دل کو اس طرزِ عمل سے ایک دھچکا لگا مگر یہ وقتی حادثہ تھا جو دل میں آیا اور گزر گیا اور میرے اساتذہ کا اس میں کوئی قصور بھی نہ تھا اس لیے کہ سارے معاشرہ میں وہ نصاب تعلیم پڑھا پڑھایا جاتا تھا جو شاہ جہانی دور میں ایک سرکاری عالم مُلا نظام الدین نے مرتب کیا تھا اور اسی لیے اس کا نام بھی درس نظامی ہے اور اہلحدیث کے بغیر سب شیعہ، سنی، بریلوی اور دیوبندی یہی نصاب آج تک پڑھتے پڑھاتے ہیں تو میرے اساتذہ بھی علماء کے اس معاشرہ میں رہتے ہیں اس لیے انہوں نے بھی یہی نصاب پڑھانا تھا اور پڑھایا۔ میرے ان اساتذہ میں بعض بلند پایہ اساتذہ تھے ان کے فیض سے رب نے مجھے دولتِ علم سے نوازا اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میرے دل سے ہمیشہ اُن کے لیے دعائیں نکلتی ہیں اور ان علمائے کرام نے ہی میرا یہ ذہن بنایا کہ جو علم تجھے پڑھایا جا رہا ہے یہ خدا کی امانت ہے ہم تیرے سپرد کیے جا رہے ہیں اب تیرا فرض ہے کہ اس امانت کی حفاظت اس طرح کرو کہ جو علوم حاصل کیے ہیں ان کی لوگوں کو تعلیم دو۔ ان بزرگوں کی اسی تلقین سے متاثر ہو کر میں نے جس طرح زندگی کا ابتدائی دس سالہ دور تعلیم حاصل کرنے کے لیے وقف کیا تھا اسی طرح فراغت کے بعد بیس سالہ دور تعلیم دینے کے لیے وقف کیے رکھا اور الحمد للہ اس دور میں میں نے خالصتہً رضائے الٰہی کے لیے سلسلہ درس و تدریس جاری رکھا۔

دوسرا دور

بہر حال جب دورِ طالب علمی کا وہ آخری سال آیا جب مجھے دورہ حدیث پڑھنا تھا تو میں علم حدیث حاصل کرنے کے لیے ہندوستان گیا اور دیوبندی مسلک کے چوٹی کے علماء سے دورۂ حدیث پڑھا۔ جن میں مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ بھی شامل ہیں جو مملکت پاکستان میں شیخ الاسلام کے منصب پر فائز رہے ہیں ان اساتذہ کرام کا علم بھی ہر شک و شبہ سے بالاتر اور تقویٰ و دیانت بھی مسلمہ، مگر طریق تعلیم تو وہی تھا جو تمام حنفی علماء میں مروج تھا چنانچہ دورہ حدیث کے دوران میرے دل کو دو باتوں سے زبردست دھچکا لگا۔ اوّل یہ کہ دورہ حدیث میں حدیث کی چھ کتابیں پڑھائی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جاتی ہیں جن کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔ ان سب کتابوں کے مصنفوں میں سے کوئی ایک بھی نہ کسی امام کا مقلد ہے اور نہ ہی حنفی۔ تو میرے دل پر یہ بات بہت گراں گزری کہ حدیثیں جمع کرنے والے محدث علماء میں سے کوئی بھی حنفی نہیں حنفی علماء کی کوئی کتاب حدیث رسول ﷺ کے متعلق ہمارے درس میں نہ تھی کیوں کہ ایسی کوئی کتاب ہے ہی نہیں۔ دوسری اس بات سے میرے دل پر زبردست چوٹ لگی کہ ہمارے اساتذہ سال بھر ان حدیثوں کی تاویلوں پر طویل تقریریں کرتے رہے۔ جو حدیثیں حنفی فقہ کے خلاف ہیں حتی کہ بعض حدیثوں پر تو دس دس دن اور مہینہ مہینہ تقریریں ہوتی رہیں اور ہم طلبہ یاد بھی کرتے اور لکھتے بھی رہتے مگر ایک ایسے طالب علم کے لیے جس نے سب علوم سمجھ کر پڑھے ہوں ان کے نزدیک ان تقریروں کی حیثیت محض غلط تاویلوں کے سوا کچھ نہیں ہوسکتی۔ مجھے یاد ہے ہمارے ساتھ دورہ حدیث میں جزائر مالابار کا ایک شافعی طالب علم بھی شریک تھا وہ کہا کرتا تھا ہمارے اساتذہ اپنے مذہب کے مسائل کو دلائل کی بجائے مکوں کے زور سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں کہ بعض اساتذہ دوران تدریس جوش میں تپائی پر زور زور سے مکے مارا کرتے تھے اس صورت حال سے میرا ذہن متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ مگر اس کے بعد بیس سالہ دور میں اس اثر کے تحت میں صرف اس قدر فقہ کی تردید کیا کرتا تھا کہ جو مسائل گروہی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اختلافی نہیں ہیں بلکہ شہنشاہوں اور جاگیرداروں کو خوش کرنے کے لیے لکھے گئے ہیں مثلاً میری اس تردید سے حنفی علماء تو ناراض رہا کرتے ہیں مگر انصاف پسند یا تعلیم یافتہ حضرات پسند کیا کرتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ میرے ذہنی انقلاب کا یہ دوسرا واقعہ تھا۔

تیسرا دور

تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ میں اپنے بیس سالہ دورِ تدریس مین طلباء کو ترجمہ قرآن اور حدیث کی ابتدائی کتاب مشکٰوۃ کا درس لازمی دیا کرتا تھا۔ کیونکہ یہ دونوں مضمون حنفی نصاب میں داخل نہیں۔ ابتدائی زمانہ میں طالب علم مخلص ہوتے تھے وہ میرے اس کام کی قدر کرتے تھے مگر تقسیم ملک کے بعد طالب علم میرے ان جبری درسوں کو بیگار سمجھنے لگے اور ملک کے طول وعرض میں مجھے اس کام پر مطعون کیا جانے لگا کہ وہ سخت طبیعت ہے اور طالب علموں سے جبراً بیگار لیتا ہے ان کو جبراً ترجمہ قرآن بھی پڑھاتا ہے اور مشکوۃ شریف بھی، جب میں نے اپنے خلاف اس قسم کے طعنے اور الزامات سُنے تو میری طبیعت میں طالب علموں کو علم پڑھانے سے ہی ایک گونا بیزاری پیدا ہوگئی کہ انسانوں کے لکھے ہوئے علوم کو تو شوق سے پڑھتے ہیں مگر خدا اور رسول ﷺ کے عطا کردہ علوم کو پڑھنا ایک بیگار سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو پڑھا کر عالم بنانے سے مجھے خدا کے ہاں کیا ملے گا؟ کیونکہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں دنیا کے مال ومتاع کے لیے تو نہیں پڑھا رہا تھا صرف رضائے الٰہی مقصود تھی تو جب خدا کی کتاب اور پیغمبر کی حدیث کے ساتھ ان عالم بننے والے لوگوں کا یہ برتاؤ ہو تو ان کو پڑھانے سے نہ پڑھانا بہتر ہے۔

چوتھا دور

چوتھا واقعہ یہ پیش آیا کہ عام مدارس کو دوکان داری بنا لیا گیا اور پڑھنے پڑھانے والوں نے بھی اپنا مقصد حصولِ دُنیا قرار دے دیا۔ اسی سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ پیش آیا کہ ۱۹۶۳ء میں فیصل آباد شہر میں نماز تراویح کا اختلافی مسئلہ چھڑ گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ منٹگمری بازار اہلحدیث کی مسجد میں ایک جلسہ عام امام المناظرین حضرت مولانا احمد دین صاحب گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم ومغفور اور رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی نے یہ چیلنج کر دیا کہ بیس رکعت تراویح کوئی حنفی عالم ثابت کر کے دکھانا چاہے تو ہم مناظرہ کے لیے تیار ہیں۔ میرے مدرسہ کے دو طالب علموں نے رقعہ لکھا کہ ہم تیار ہیں انہوں نے واپس آ کر مجھ سے مناظرہ کے لیے کہا تو میں نے کہا کہ مناظروں سے مسائل ثابت نہیں ہوا کرتے میں جلد ہی نماز تراویح پر ایک رسالہ لکھنے والا ہوں۔ پھر میں نے رسالہ لکھنے کا عزم کیا تو چونکہ میں دوسرے حنفی مدرس علماء کی طرح باقی علوم وفنون کا ماہر تھا مگر حدیث چونکہ کوئی پڑھتا ہی نہ تھا اس لیے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حدیث میں مجھے کوئی مہارت نہ تھی۔ چنانچہ میں رسالہ کا مواد حاصل کرنے کے لیے مولانا سرفراز خان صاحب کے پاس گھکھڑ گیا کیونکہ وہ اہلحدیث کے مقابلہ میں اختلافی مسائل پر کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے بیس رکعت تراویح کی دو دلیلیں پیش کیں۔ ایک موطا امام مالکؒ کی روایت جس میں راوی یہ بیان کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں لوگ رمضان کی راتوں کو بیس رکعت کا قیام کیا کرتے تھے اور چونکہ یہ موطا کی روایت ہے اس لیے یہ مستند ہے۔ دوسری یہ دلیل پیش کی کہ سنن بیہقی میں یہ روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے تین دن با جماعت جو نماز تراویح پڑھائی تھی وہ بیس رکعتیں تھیں۔ مولانا سرفراز صاحب نے خود یہ فرمایا کہ اس روایت میں ابوشیبہ نامی ایک راوی ہے اور اہلحدیث اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں مگر اسمائے رجال کی کتاب میزان الاعتدال میں یہ ذکر ہے کہ امام بخاریؒ نے اس راوی کو ضعیف قرار نہیں دیا اور پھر مجھے میزان الاعتدال کی یہ عبارت نکال کر دکھائی اور لکھوائی۔ عبارت یہ ہے کہ ابوشیبہ کا ذکر کرتے ہوئے مصنف کہتا ہے کہ سکت عنہ البخاری یعنی اس راوی سے امام بخاریؒ نے سکوت فرمایا ہے مولانا صاحب نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ امام بخاری نے اس راوی پر کوئی تنقید نہیں کی اور جب امام بخاری تنقید نہیں کرتے تو دوسرے محدثین کی تنقید کا کیا کام رہ جاتا ہے۔ میں نے واپس آ کر رسالہ لکھ کر چھپوا دیا اور شائع کر دیا اور یہ عبارت بھی لکھ دی اس پر ایک

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اہلحدیث عالم کی طرف سے یہ اشتہار شائع ہوا کہ اگر میزان الاعتدال سے مولانا عبدالرحمان صاحب یہ ثابت کر دیں کہ امام بخاری نے ابوشیبہ کو ضعیف نہیں قرار دیا تو میں مولانا کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔

مجھے یہ اشتہار پہنچا تو بڑی حیرت ہوئی کہ میزان الاعتدال میں یہ عبارت میں نے خود دیکھی ہے تو پھر یہ چیلنج کیسا؟ میں نے یہ سمجھا کہ شاید جو جملہ میں نے نقل کیا ہے اس کے سیاق وسباق میں کوئی اور عبارت ہو اور میں نے نہ دیکھی ہو۔ چنانچہ میں نے بحالت روزہ ہی لاہور کا سفر کیا اور کتاب میزان الاعتدال دوسو روپیہ میں خریدی مگر کتاب کا جب مطالعہ کیا تو عبارت بالکل درست تھی اور سیاق وسباق میں کوئی ایسا لفظ نہ تھا جس میں اس جملہ کی نفی ہو۔ میری حیرت اور بڑھ گئی اور واپس فیصل آباد آ گیا یہاں آ کر میزان الاعتدال کا مقدمہ پڑھا تو وہاں یہ قاعدہ لکھا ہوا تھا کہ جب اسناد حدیث کی بحث میں یہ جملہ آ جائے کہ ''سَکَتَ عنه البخاری'' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ امام بخاری یا محدثینؒ نے اس راوی کو حد سے زیادہ ضعیف قرار دیا ہے اور اس کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اس کے متعلق کوئی بحث کی جائے یا تنقید کی جائے یعنی وہ نا قابل اعتماد ہے یعنی کسی محدث کے سامنے کسی ایسے راوی کا ذکر آ جاتا کہ وہ حدیثوں میں سرے سے قابل اعتبار ہی نہ ہوتا تو محدث اس کے متعلق کہہ دیتا۔ چھوڑو اس راوی کو یہ بھی کوئی محدث ہے؟ کہ اس پر کوئی بات کی جائے یعنی سرے سے اس قابل

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہی نہیں کہ اس کا محدثوں میں نام لیا جائے تو ''سَکتَ عنہ البخاری'' کا مطلب بھی اس قاعدہ کے مطابق یہ ہوا کہ امام بخاری نے اس کے متعلق مکمل سکوت فرمایا ہے یعنی اس کے متعلق کوئی بات کرنا گوارا ہی نہیں کیا جب یہ حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی تو میں نے مولانا سرفراز خان صاحب کو لکھا کہ مذہبی تعصب میں آ کر دیانت کو چھوڑ دینا ایک عالم کے شایان شان نہیں ہے تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی تو زبانی فرمایا کہ مولوی صاحب ایسے اختلافی مسائل میں حقیقت یہ ہے کہ احادیث حنفیوں کے خلاف ہیں اور ایسے ضعیف سہاروں سے ہی کام لینا پڑتا ہے اس سے میرے ذہن پر زبردست چوٹ لگی اور افسوس ہوا کہ دین کے معاملہ میں یہ طرز عمل، یہ تو خالصتاً یہودی علماء کا طرز عمل ہے۔ چنانچہ ان وجوہ کی بناء پر میں نے ایک طرف مدرسہ چلانے سے دست برداری اختیار کر لی اور دوسری طرف تقلیدی ذہنیت کو بالکل ترک کر دیا اور غیر جانب دار ہو کر عالمی مذاہب کا مطالعہ بھی کیا اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مسالک کا مطالعہ بھی غیر جانب داری سے کیا اس کے ساتھ ہی عالمی تاریخ بالعموم اور اسلامی تاریخ بالخصوص زیر مطالعہ رکھی اور اپنے لیے قرآن وحدیث کے غیر جانب دارانہ سمجھنے کو نصب العین بنا لیا۔ چنانچہ چند سالوں کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلمانوں کے اختلافی مسائل میں برحق مذہب یہ ہے کہ جو کچھ قرآن وحدیث میں ملے اس کو قبول

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرلیا جائے اور اس کے سوا سب انسانوں کی باتوں کو قرآن وحدیث کے ساتھ تطبیق دی جائے جو بات قرآن وحدیث کے مطابق ہو اس کو قبول کرلیا جائے اور جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو اس کو رد کر دیا جائے کیونکہ پیغمبر ﷺ کے سوا کوئی انسان معصوم نہیں تو پھر ہم غیر معصوم انسانوں کی تقلید کیوں کریں۔ ترک تقلید کو نہ صرف یہ کہ میں نے اپنا مسلک بنایا بلکہ میرے نزدیک کسی بھی عالم کے لیے تقلید جائز نہیں اور عوام غریب تو علماء کے تابع ہوتے ہیں وہ معذور ہیں مگر علماء کے لیے تقلید کرنا قطعاً حرام ہے کیونکہ ایک مسلمان جب یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے کہ **''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''** تو اس کلمہ کے پہلے جزء کا مطلب یہ ہے کہ انسان دل سے یہ عہد کرے کہ میں نے اپنا مالک وحاکم صرف خدا کو بنانا ہے اور اسی کے حکموں پر چلنا ہے اور دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ یہ دور ہے محمد ﷺ کی نبوت کا۔ لہذا خدا کا وہی حکم میں نے ماننا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ مجھ تک پہنچا ہے۔ ہر مسلمان جب دل سے صرف دو ذاتوں کا حکم مان لینے اور اس پر چلنے کا عہد کرتا ہے ایک ذات خداوندی، جس کا حکم قرآن میں ہے اور دوسری ذات محمدیؐ، جن کا پیش کردہ طریق زندگی حدیث میں ہے تو پھر کسی مسلمان کے لیے بھی یہ قطعاً جائز نہیں کہ وہ قرآن وحدیث کے سوا کسی دوسرے کی تقلید کرے اور گروہی تعصب میں آکر آنکھیں بند کر لے کیونکہ جس طرح خدا کے سوا کسی دوسرے کا حکم مان لینا الوہیت میں شرک

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے ایسے ہی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسرے کا حکم مان لینا یہ شرک فی الرسالتہ ہے اور جو مسلمان کسی کی بھی تقلید کرتا ہے وہ اس کو حکم صادر کرنے کا اختیار دیتا ہے تو یہ شرک ہے الوہیت میں اور اگر اس کو حکم خداوندی کے ترجمان کا منصب دیتا ہے تو یہ رسالت میں شرک ہے اس لیے تقلید تو عوام کے لیے بھی حرام ہے اور علماء کے لیے بھی حرام۔ مگر علماء اس جرم میں عوام کی طرف سے بھی ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ عوام کو وہ گروہ بندی میں لا کر تقلید کرنے پر مجبور کرتے ہیں حالانکہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی بڑے سے بڑے شخص کی بات بھی ہو اس کو ٹھکرا دینا لازمی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ واقعہ تاریخ اسلامی میں مذکور ہے کہ حج کے موقع پر کسی شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مسئلہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے تو سائل نے کہا کہ آپؓ کے والد محترم حضرت عمرؓ اس کے خلاف بیان کیا کرتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ غصے میں آ گئے اور فرمایا۔

یعنی کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعداری کیے جانے کے زیادہ حق دار ہیں یا عمر رضی اللہ عنہ؟ (احکام الاحکام: ج:۲، بحث: رد تقلید) یہ تھا صحیح ایمان کہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف خواہ کسی جلیل القدر صحابی کی بات بھی ہو اس کو بھی رد کر دیا جائے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بالآخر میں اہلحدیث ہو گیا

اب میرے سامنے دو ہی راستے تھے ایک راستہ تقلیدی مذہب کا جس کا مطلب یہ ہے کہ جو مسائل حنفی فقہ کی کتابوں میں ہیں، میں ان کو دل سے خدائی احکام مان کر ان کے مطابق عمل کرنے کا عہد کرتا اور دوسرا راستہ تحقیقی مذہب کا جس کا مطلب یہ ہے کہ میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے پیش کردہ احکام کو دل سے خداوندی احکام مان کر ان کے مطابق عمل کرنے کا عہد کرتا تو میں نے دیانت داری سے دوسرے راستہ کو اختیار کیا اور پہلے راستہ کو رد کر دیا۔ یہی دوسرا راستہ مذہب اہلحدیث ہے اس لیے کہ مذہب اہلحدیث کا مطلب کسی خاص طبقہ علماء کی تقلید کرنا نہیں بلکہ قرآن وحدیث پر ایمان لا کر صرف قرآن وحدیث کے پیش کردہ احکام کو دل سے خدائی احکام مان کر ان کے مطابق عمل کرنا ہے لہذا میں نے مذکورہ بالا مختلف ادوار سے گزرنے کے بعد مذہب اہلحدیث اختیار کیا اور اس کا اعلان بھی کر دیا اس کے بعد نماز تراویح، فاتحہ خلف الامام، احکام نماز جنازہ وغیرہ مسائل پر چھوٹے چھوٹے رسائل بھی تصنیف کر کے شائع کرا چکا ہوں تا کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی خداوند قدوس ہدایت عطا فرمائے اور وہ تقلید ترک کر کے سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہو کر اپنی عاقبت سنواریں۔ اس مختصر رسالہ کی اشاعت کی غرض بھی یہی ہے کہ خدا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تعالی اس کے مطالعہ سے مسلمانوں کو اتباع سنت رسول اللہ ﷺ کی توفیق مرحمت فرمائے۔

مولانا کی دعوت پر سینکڑوں افراد نے مسلک حقہ کو قبول فرمایا۔

قارئین حضرات سے گذارش ہے کہ تعصبات کو بالائے طاق رکھ کر مسلک اہلحدیث کا مطالعہ کریں جس کا دارومدار صرف قرآن اور حدیث پر ہے۔ خدا ہمیں اور آپ کو اپنے دین کی صحیح سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ

کتاب حسن البیان

مصنف: مولانا عبدالعزیز محمدیؒ

الارشاد الی سبیل الرشاد

مولانا ابو یحییٰ شاہجہانپوری

مقدمہ: مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net